بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیت

حصہ اول ۔ مہدی کا تصوّر

السلام علیکم قارئین

قادیانیت کے موضوع پر اس مضمون کے طوالت کے باعث ہم اسے بلاگ پر تین حصوں میں شائع کر رہے ہیں لیکن ڈاون لوڈ کے لئے ایک ہی فائل مہیا کی جارہی ہے۔

ہمارا یہ انگریزی مضمون اگست ۲۰۱۱ میں بلاگ پر تین حصوں میں شائع ہوااور جہاں اسے بہت سے لوگوں نے پسند کیا وہیں پر چند قارئین کی جانب سے ایک اعتراض بار بار کیا گیا کہ آخر ہم قادیانیت کو صرف ایک فرقہ کیوں قرار دے رہے ہیں جبکہ انکے عقائد کفر پر مبنی ہیں جنکی وجہ سے یہ گروہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اب جب ہم اس مضمون کا اردو ترجمہ کر رہے ہیں تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس اعتراض اور اسکے جواب پر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے۔

ہمارے ہاں یہ اعتراض کی اصل وجہ یہ ہے کہ امت مسلمہ کی اکثریت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ فرقوں کی بہتات اور انکی طاقت کے آگے کمزور پڑتی گئی اور نتیجہ یہ کہ آج ہم نے اسلام میں فرقوں کی موجودگی کو بطور اسلام کا حصہ قبول کر لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمیں قادیانیوں اور احمدیوں کو صرف فرقہ کہنا غلط لگتا ہے۔ ہماری اس کمزوری کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ جہاں کہیں بھی قادیانیت کے غلط عقائد کا کھلا رد ہو تو سب بہت خوش ہو کر دعائیں دیتے ہیں لیکن اگر یہی کام دیگر فرقوں کے حوالے سے کیا جائے یعنی انکے غلط عقائد اور تعلیمات کو سامنے لایا جائے تو لوگ چراغ پا ہو جاتے ہیں۔ دراصل ہماری اکثریت اس بات کا اعتراف کرنے سے گریزاں ہے کہ اصل مسئلہ انکے اپنے ساتھ ہے جو وہ اسلام کے دیے ہوئے ایک ہی فارمولے کو دو جگہ علیحدہ علیحدہ طریقوں سے اپلائی کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ آج ہم اپنی دینی کم فہمی اور کمزوری کی وجہ سے تمام سنی اور شیعہ فرقوں کو انکے تمام تر شرک و کفر پر مبنی عقائد کے باوجود اتحاد بین المسلمین کے کھوکھلے نعرے کے ساتھ اسلام کا حصہ قرار دے دیتے ہیں اور ہماری تان آ جا کر قادیانیوں پر ٹوٹتی ہے کیونکہ انہیں حکومت پاکستان نے آفیشل طور پر غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے۔

اس بلاگ کو باقاعدگی سے پڑھنے والے یہ بات جانتے ہیں کہ ہم یہاں اسلام کی ضمنی باتیں یا فروعی مسائل پر بات نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ ایسے ایشوز سامنے لاتے ہیں جنکی بنیاد پر قیامت کے دن جزا و سزا یعنی جنت اور دوزخ کے فیصلے کئے جائیں گے۔ اسی لئے بلاگ کی انتظامیہ اپنے مضامین میں فرقہ واریت اور اسکے ذریعے اسلام میں زبردستی شامل کر دیے گئے بے شمار مشرکانہ عقائد اور بدعات کو سامنے لاتی ہے۔ اس ضمن میں جہاں ہمارے بہت سے پڑھنے والے ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہیں تو وہیں پر ہمارے مضامین پڑھنے والوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو یا تو خود کسی نہ کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں یا پھر معاشرے کے "پڑھے لکھے" طبقے سے تعلق رکھتے ہیں جن کے مطابق ہر کوئی ٹھیک ہوتا ہے یہ لوگ یہ سوال بار بار اٹھاتے ہیں کہ ہر کلمہ پڑھ لینے والا شخص مسلمان ہے تو پھر اس بلاگ کی انتظامیہ کیوں بار بار لوگوں میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش میں مصروفِ عمل نظر آتی ہے اور کیوں اختلافی مسائل کو سامنے لایا جاتا ہے؟ لیکن بھائیو اور بہنو، کلمہ تو قادیانی بھی پڑھتے

http://therealislam1.wordpress.com/

ہیں۔ قرآن کی تلاوت اسکی تفسیر اور درس تدریس کا کام بھی یہ کرتے ہیں، صوم و صلواۃ بھی انکے ہاں بڑی باقاعدگی سے ادا کئے جاتے ہیں، داڑھی اور حجاب کا رواج بھی عام ہے، عمرہ و حج کی ادائیگی بھی ہوتی ہے اور دعوت و تبلیغ کے لئے ٹی وی چینل بھی انکے تقریباً ہر مسلم و غیر مسلم ملک میں موجود ہیں۔ تو پھر ہم صرف انکے ساتھ ہی امتیازی سلوک کیوں روا رکھتے ہیں؟ اگر اسکا جواب یہ ہے کہ انکے عقائد قرآن و حدیث کے خلاف ہیں تو پھر یہی فارمولا ہم احمدیوں کے علاوہ دیگر فرقوں پر اپلائی کیوں نہیں کر پاتے؟ کیا صرف ختمِ نبوت کا انکار ہی کسی کو دائرہ اسلام سے خارج کرتا ہے اسکے علاوہ اور کوئی شرط قرآن و حدیث نے بیان نہیں کی؟ اور اگر ختمِ نبوت کا مسئلہ ہے تو قادیانیوں کا ایک گروہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں بلکہ صرف ایک امام اور مجدّد مانتا ہے تو کیا پھر ہم اس گروہ کو مسلمان تصور کر لیں؟ سو ہمارے ہاں یہ مسئلہ بھی دیگر بہت سے مسائل کے ساتھ صرف اس لئے اتنا پیچیدہ بن گیا ہے کہ ہم اسکے پیچھے کارفرما وجوہات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ ایک مسلم اور غیر مسلم میں اصلی فرق "علم" کا ہوتا ہے لہٰذا صرف مسلمانوں والے نام رکھ لینے سے کوئی حقیقتاً مسلمان نہیں بن جاتا بلکہ جو مسلمان اپنے دین کا بنیادی علم حاصل کر کے مسلمان ہونے کی شرائط کو سمجھ کر اپنی زندگی میں اپلائی کرتا ہے وہی حقیقی مسلم ہے۔ بے علم کلمہ گو ایک خالی برتن کی طرح ہوتا ہے جو آواز تو بہت کرتا ہے لیکن اندر سے خالی ہوتا ہے۔ اسی کم علمی کا نتیجہ ہے کہ ہم بس بھیڑوں کے ریوڑ کی طرح ایک دوسرے کے پیچھے لگے ایک ہی راگ الاپتے اور ایک ہی کھائی میں چھلانگ لگاتے رہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں کسی بھی فرقے کی کوئی گنجائش ہے ہی نہیں کیونکہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن حکیم میں فرقہ فرقہ ہو جانے سے سختی سے منع فرمایا ہے لہٰذا اب چاہے قادیانی ہوں یا کوئی بھی اور فرقہ جس کسی کا عقیدہ بھی قرآن و حدیث کے خلاف ہو ان میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں ہوگا۔ ہم نے قادیانیت پر اپنا مضمون اسی بات کو سامنے لانے کے لئے تحریر کیا۔

سو ہماری رائے میں قادیانی یا احمدی امتِ مسلمہ میں موجود بہت سے فرقوں میں سے ایک فرقہ ہیں اور یہ اسلئے کہ کلمہ پڑھنے کے بعد یا صرف اسلام کے نام لیوا بن جانے سے انہیں مسلم نہیں مانا جائے گا کیونکہ انکے عقائد قرآن و حدیث سے ثابت اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو یہ بات صرف قادیانیت کے لئے خاص نہیں کہ اسلامی احکامات کے خلاف عقائد رکھنا اور قرآن و حدیث کے احکام کی کھلی خلاف ورزی تو دیگر تمام فرقے بھی کسی نہ کسی حوالے سے کرتے ہیں۔

اسی طرح ہمارے خیال میں قادیانیوں کے خلاف امتیازی سلوک اور بدسلوکی کی وجہ بھی یہی ہے کہ انکے خلاف دیگر تمام فرقوں نے ایکا کیا ہوا ہے جو سب انہیں مرتد قرار دیتے ہیں حالانکہ ان فرقوں کی اپنی اکثریت شرک و کفر کی گندگی میں اٹی پڑی ہے، عبادت اور بدعت کا فرق انہیں معلوم نہیں اور تمام عمر مُردہ پیروں سے منتیں اور مرادیں مانگتے، انہیں وسیلہ بناتے، انکی قبروں کو چومتے اور ان پر تعظیمی سجدے کرتے، تعویذ لٹکاتے، غیر اللہ کی نذر و نیاز کرتے، عید میلاد و شب براتیں مناتے اور قوالیاں اور دھمالیں ڈالتے گزار دیتے ہیں۔ مشہور کہاوت ہے کہ شیشے کے گھروں میں رہنے والوں کو دوسروں پر پتھر نہیں پھینکنے چاہیں۔ یہاں بھی حال کچھ ایسا ہی ہے۔

حکومت پاکستان نے ۱۹۷۴ میں اپنے آئین میں ترمیم کر کے قادیانیوں کو غیر مسلم، کافر یا مرتد قرار دے دیا جس نے انکے خلاف ہونے والے امتیازی سلوک کو مزید ہوا دی۔ لیکن یہ آئینی ترمیم کرنے والوں نے اپنے عقائد پر غور کیا اور نہ ہی یہ سوچا کہ پاکستان بذاتِ خود ایک اسلامی ملک نہیں جو ایسے احکام جاری کرنے کی قانونی یا اخلاقی حیثیت رکھتا ہو۔ یہاں ایک بار پھر یہ بات مدنظر رکھنی ہو گی کہ ہمارے ہاں تو ایسے بہت سے فرقے یا گروہ کل بھی موجود تھے اور آج بھی ہیں جو اسلام کے نام پر غیر اسلامی عقائد پر عمل اور ان کا پرچار کرتے ہیں۔ ہر گلی کی نکڑ پر

http://therealislam1.wordpress.com/

تو ایک قبر ہے جہاں کوئی نہ کوئی آپکو طواف و سجدہ کرتا، منتیں مانتا، چڑھاوے و چادریں چڑھاتا، دھاگے اور جھولے لٹکاتا نظر آئے گا لیکن اس حوالے سے کوئی آئینی ترمیم نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی قانونی حکم نامہ جاری ہوتا ہے۔ لہٰذا ہماری رائے میں قادیانیت کا یہ مسئلہ ہمارے معاشرے میں موجود فرقوں کی منافقت کا منہ بولتا ثبوت ہے اسکے علاوہ اور کچھ نہیں۔ اس مضمون میں آگے چل کر جب ہم صُوفیت اور شیعت کی تعلیمات کے تناظر میں اس مسئلے کو دیکھیں گے تو علم ہوگا کہ ان میں اور قادیانیت میں کتنی مماثلت ہے اور کسطرح سے مرزا غلام احمد کو اسکے تمام تر جھوٹے دعوؤں کی بنیاد فراہم کرنے والے یہی فرقے اور انکے علماء ہیں۔

اس حوالے سے آیئے سب سے پہلے تو ہم امت میں موجود ایک مقبول دیومالائی قصے یعنی مہدی یا امام مہدی کے عقیدے پر نظر ڈالتے ہیں جو امت مسلمہ کو شیعت کا تحفہ ہے لیکن جسے بعد میں سُنیوں نے بھی اپنا لیا کہ سُنّی کا تو کام ہی ہر سنی سنائی بات پر عقیدہ بنا لینا ہے۔

مرزا کا پہلا دعویٰ بھی یہی تھا کہ وہ امام مہدی ہے۔

امت مسلمہ میں مہدویت یا امام مہدی کا تصور۔

یہ حضرت شیعوں کے بارہویں امام ہیں جنہیں "امام غائب" بھی کہا جاتا ہے۔ شیعہ حضرات کے مطابق ان کے پاس بہت سی خدائی طاقتیں ہیں لیکن فی الحال یہ روپوش ہیں اور وقت آنے پر سامنے آجائیں گے۔ اسکے علاوہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسلامی تاریخ کے بہت سے اہم تبرکات بھی انکی ملکیت میں ہیں جن میں قرآن کا مکمل نسخہ، یوسف علیہ السلام کی قمیض، موسیٰ علیہ السلام کا عصا وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ شیعہ عقائد کے مطابق انکے اس بارہویں امام کا ظہور عیسیٰ علیہ السلام کے دنیا میں نزول سے ذرا پہلے ہوگا اور پھر یہ حضرت دیگر کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ (معاذ اللہ) صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم الاجمعین اور بالخصوص ابوبکرؓ و عمرؓ کو انکی قبروں سے نکال کر زندہ کریں گے اور پھر انہیں رسولِ کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت کے ساتھ زیادتیاں کرنے کی پاداش میں سزائیں دینگے۔

اہلِ بیت : یہاں یہ بات واضح کردینا ضروری ہے کہ شیعہ عقائد کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت میں صرف اور صرف چار لوگ شامل ہیں یعنی فاطمہؓ، علیؓ، حسنؓ اور حسینؓ۔ انہی چاروں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملا کر المعروف پنجتن پاک کا نام دے دیا گیا ہے۔ اور نبی ﷺ کی تمام ازواجِ مطہرات یعنی امہات المومنینؓ کے علاوہ انکی دیگر تمام صاحبزادیوں اور نواسے نواسیوں کو انکے اہل بیت سے یکسر خارج کردیا گیا ہے۔ یہ سب باوجود اسکے کہ قرآن میں اس حوالے سے سورۃ الاحزاب کی آیات ۳۲ اور ۳۳ انتہائی واضح طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو انکا اہلِ بیت قرار دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا۔ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

اے نبی کی بیویو تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ سے ڈرتی رہو اور دبی زبان سے بات نہ کہو کیونکہ جس کے دل میں مرض ہے وہ طمع کرے گا اور بات معقول کہو۔ اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور گزشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو اور نماز پڑھو اور زکواۃ

دو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے اس گھر والو تم سے ناپاکی دور کرے اور تمہیں خوب پاک کرے۔

سورۃ الاحزاب ۳۲۔۳۳

قرآن ہمیں بڑے واضح الفاظ میں بتا دیتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کون ہیں لہٰذا اب اس موضوع پر موجود تمام احادیث کو قرآن کے نیچے رکھ کر انکی تشریح کی جائے گی اور جو حدیث بھی قرآن کے خلاف جائے گی اسے رد کر دیا جائے گا۔ ویسے بھی اگر نبی ﷺ کی آل اولاد کو بھی انکے اہل بیت میں شامل کرنا مقصود ہے تو ضرور کیجئے لیکن پھر تمام بیٹیوں، تمام دامادوں اور تمام نواسے نواسیوں کو شامل کرنا چاہیئے۔
بلکہ اس لحاظ سے تو عثمان رضی اللہ عنہ کو تو نبی ﷺ کی دو صاحبزادیوں رقیہ اور ام کلثوم سے عقد کا شرف حاصل ہوا اسی لئے انہیں ذوالنورین کہا جاتا ہے لیکن ان تمام تاریخی حقیقتوں کو ایک طرف رکھ کر کھلی منافقت کی بنیادوں پر بہت سے کہانیاں گھڑ لی گئیں اور پھر انکی بنیاد پر بہت سے غلط عقائد اور رسومات ایجاد کر لئے گئے۔ بلکہ فاطمہؓ کے علاوہ نبی ﷺ کی دیگر صاحبزادیوں کے حوالے سے تو منافقت اور قصہ گوئی کا یہ عالم ہے کہ دیگر تینوں صاحبزادیوں کے بارے میں یا تو یہ کہ دیا جاتا ہے کہ یہ خدیجہؓ کے پہلے شوہر کی اولاد تھیں اور یا پھر یہ کہ یہ خدیجہؓ کی کسی بہن کی اولاد تھیں جنکی پرورش نبی ﷺ نے فرمائی۔ اب حال یہ ہے کہ اُمت کی اکثریت کو یہ بھی نہیں پتہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فاطمہؓ کی اولاد کے علاوہ دیگر بیٹیوں سے بھی نواسے اور نواسیاں تھے۔ مختصراً بتاتے چلیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کل سات نواسے اور نواسیاں تھے جن میں سے صرف چار علی و فاطمہ کی اولاد تھے یعنی حسن، حسین، زینب اور ام کلثوم لیکن انکے علاوہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینبؓ کے دو بچے تھے جن کے نام علی بن ابوالعاص اور عمامہ بنت ابوالعاص تھے۔ نبی ﷺ کے یہی نواسے علی بن ابوالعاص فتح مکہ کے وقت انکے کندھوں پر سوار تھے جب کعبۃ اللہ کے اونچے بت گرائے گئے۔ یہ کہانی بھی شیعہ مؤرخین زبردستی علی بن ابوالعاص کی بجائے نبی ﷺ کے داماد اور فاطمہؓ کے شوہر علیؓ بن ابی طالب سے جوڑ دیتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے کندھوں پر سوار ہوئے حالانکہ نبی ﷺ کی عمر اس وقت ساٹھ سال سے اوپر تھی جبکہ علیؓ بن ابی طالب اس وقت جوان تھے سو جائے اسکے کہ وہ نبی ﷺ کو اپنے کندھوں پر سوار کراتے وہ خود کیوں ایک عمر رسیدہ شخص کے کندھوں پر چڑھ گئے جو رشتے میں انکے سسر بھی تھے؟ اسی طرح نبی ﷺ کی یہ نواسی عمامہ بنت ابوالعاص ہی نماز ادا کرتے ہوئے انکے کندھوں پر سوار ہو جاتیں لیکن یہ بات بھی تاریخ سے نکال کر علیؓ و فاطمہؓ کے بچوں سے وابستہ کر دی گئی۔ اور تو اور علیؓ بن ابی طالب نے فاطمہؓ کی وفات کے بعد انہی عمامہ بنت ابوالعاص سے ہی نکاح کیا لیکن شیعہ حضرات تاریخ کے ان تمام حقائق سے انکاری تو ہیں ہی بہت سے غیر شیعہ لوگ بھی یہ باتیں نہیں جانتے۔ اسی طرح نبی ﷺ کے ساتویں نواسے کا نام عبداللہ بن عثمان تھا جو تیسرے خلیفہ راشد یعنی عثمان بن عفانؓ اور نبی ﷺ کی صاحبزادی رقیہؓ کی اولاد تھے۔ انکے بارے میں بھی شیعہ مؤرخین نے یہ مشہور کر دیا کہ انکی وفات نو عمری میں ہو گئی حالانکہ یہ تقریباً اسّی سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

خیر اب ہم واپس اپنے اصلی موضوع یعنی مہدی کی طرف آتے ہیں۔ انکے بارے میں بھی دعویٰ یہی کیا جاتا ہے کہ یہ نبی ﷺ کی اولاد میں سے ہونگے (ظاہر ہے کہ فاطمہؓ و علیؓ کی اولاد سے) اور انکی آمد اور انکی بہت سی خدائی صفات کے حوالے سے بہت سی احادیث ثبوت کے طور پر پیش کی جاتی ہیں لیکن یہ تمام کی تمام یا تو ضعیف روایتیں ہیں اور یا پھر من گھڑت قصے ہیں۔ احادیث کی تین مستند ترین کتب یعنی موطا امام مالک، بخاری اور مسلم میں کوئی ایک صحیح حدیث ایسی موجود نہیں جس میں کسی مہدی کا نام ہو۔ ہاں اتنا ذکر ضرور ملتا ہے کہ مسلمانوں کا کوئی نیک خلیفہ ہوگا جو لوگوں میں مال و دولت تقسیم کرے گا اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے آمد سے متعلقہ احادیث میں ایک مسلم کمانڈر یا خلیفہ کا ذکر بھی مل جاتا ہے لیکن ان احادیث کو بنیاد بنا کر من گھڑے قصوں پر مبنی خدائی قوتیں رکھنے والے ایک مسیحا کی کہانیاں ایجاد کر لی گئیں حالانکہ دیکھا جائے تو اگر ان مہدی نے ہی مسلمانوں کو زوال سے نکال کر دنیا میں حاکمیت دلانی ہے اور اسی طرح دنیا میں امن و امان بھی انہوں نے ہی قائم کرنا ہے تو پھر بھلا عیسیٰ علیہ السلام کو واپس زمین پر آنے کی کیا ضرورت ہے اور انکے ذمے کیا کارنامے ہونگے؟ یہ ایک

http://therealislam1.wordpress.com/

انتہائی اہم بات ہے اور اسی لئے قادیانی جہاں اپنے مرزا کو امام مہدی یا نبی مانتی ہیں وہیں یہ عیسی علیہ السلام کی دنیا میں واپسی کا انکار بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکی وفات ہو چکی ہے۔

مہدی کے خودساختہ عقیدے کے نتائج۔

مہدی کی اس خودساختہ داستان کی وجہ سے ہمارے ہاں بہت سے مسائل کھڑے ہو گئے۔ ایک طرف تو یہ کہ مسلم امت کا ایک طبقہ اپنے مسائل کو حل کرنے پر توجہ دینے کی بجائے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے اس مسیحا کا منتظر ہے جو ظاہر ہو کر ان پر مال و دولت کی بارش کرے اور دوسرا زیادہ بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہر تھوڑے عرصے بعد اُمت میں کوئی نہ کوئی اُٹھ کر مہدی ہونے کا دعوی کر دیتا ہے۔ اگر اسلامی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو نبی ﷺ کی وفات کے بعد سے لے کر اب تک کم و بیش چالیس دفعہ مختلف لوگ امام مہدی ہونے کا دعوی کر چکے ہیں۔ ان حضرات کا احوال جاننے کے لئے اس بلاگ کے لائبریری سیکشن میں موجود ایک کتاب ڈاؤن لوڈ کے لئے موجود ہے۔ اس کتاب کا نام ہے "عقیدۂ ظہور مہدی۔ قرآن کریم، احادیث نبویؐ اور تاریخ کی روشنی میں"۔ اسکے مصنف حبیب الرحمٰن کاندھلوی ہیں اور یہ مہدی کے موضوع پر یہ ایک مختصر لیکن انتہائی جامع کتاب ہے جس میں ان تمام روایتوں اور احادیث اور انکی صحت کا جائزہ لیا گیا ہے جن میں مہدی کا ذکر ملتا ہے۔

قادیانیوں یا احمدیوں کے دو گروہ

فی الوقت انکے دو بڑے گروہ ہیں:

لاہور احمدیہ گروپ: ان کا ماننا یہ ہے کہ مرزا نے نبی ہونے کا دعوی کبھی نہیں کیا اسلئے یہ مرزا کو مہدی یا امام مہدی کہتے ہیں۔

احمدیہ مسلم گروپ: یہ گروہ مرزا کو نبی مانتا ہے اور اسکے لئے یہ مرزا کی تحریروں سے ثبوت فراہم کرتے ہیں جہاں اس نے عیسی علیہ السلام ہونے کا دعوی بھی کیا ہے۔ یہاں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ یہ مرزا کو عیسیٰؑ ابن مریمؑ نہیں کہتے بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کی روح اور انکی طاقت مانتے ہیں جس نے صلیب پر تکالیف برداشت کیں اور پھر کشمیر کی طرف ہجرت کر گئی۔ قرآن کی خوبصورتی یہ ہے کہ اس میں جہاں بھی عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے وہاں انہیں عیسیٰ ابن مریم یا ابن مریم کہا گیا ہے تاکہ کوئی اور عیسیٰؑ ہونے کا دعوی نہ کر سکے کیونکہ صرف ایک ہی شخص ایسا تھا جسکی پیدائش باپ کی موجودگی کے بغیر ہوئی۔ اسی لئے مرزا نے ہوشیاری دکھاتے ہوئے عیسیٰ علیہ السلام کی روح یا سپرٹ ہونے کا دعوی کیا انکی ذات کا نہیں۔

آیئے اب مضمون کے دوسرے حصے میں ہم مرزا غلام احمد کے نبوّت کے دعوے کا موازنہ برصغیر میں پہلے سے موجود "غیر شریعتی نبی" یا "ضمنی نبوت" کے تصوّر سے کرتے ہیں تاکہ علم ہو کہ کسطرح اسے رواج دینے والے ہمارے اندر پہلے ہی سے موجود فرقے اور انکے علماء ہیں، سو مرزا غلام احمد نے اس تصوّر کو ایجاد نہیں کیا بلکہ صرف اسے ان فرقوں سے مستعار لے کر اپنے گمراہ کن مقاصد کے لئے استعمال کیا۔

http://therealislam1.wordpress.com/

حصہ دوم ۔ غیر تشریعی نبوّت

اس مضمون کے پہلے حصے میں ہم نے مرزاغلام احمد قادیانی کے نبوت کے جھُوٹے دعویٰ کا مہدویت یا مہدی کے حوالے سے جائزہ لیا یعنی ان باتوں اور ان عوامل پر نظر ڈالی جن کی وجہ سے اس نے امام مہدی ہونے کا دعوی کیا۔ ہم نے مہدی نامی افسانوی قصے پر بھی مختصراً روشنی ڈالی اور یہ بات سمجھنے کی کوشش کی کہ کسطرح سے مہدی کے اس عقیدے نے اُمت کی بنیادیں کھوکھلی کی ہیں۔ اب ہم مرزا کے ان دعوؤں پر ایک نظر ڈالتے ہیں جو اس نے بعد میں کئے یعنی جہاں اس نے مہدی سے ایک قدم آگے چل کر نبوت کا دعوی کیا اور اپنے آپکو عیسیٰ علیہ السلام کی روح یا قوت کہا۔ مرزا کے اس دعوے کی بنیاد اُمت میں پہلے سے ہی موجود ضمنی نبوت یا ایک غیر تشریعی نبی کا تصور ہے یعنی وہ نبی جو کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آتا بلکہ پہلے سے جاری شریعت پر چلتا ہے لیکن بذات خود نبی ہوتا ہے۔

مرزا نے کمال ہوشیاری سے عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں واپسی اور اس غیر تشریعی نبوت یا ضمنی نبوت کو آپس میں ملا کر خود عیسیٰ علیہ السلام کی روح ہونے کا دعوی کیا اور کہا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر واپس دنیا میں آیا ہے لیکن بذات خود ایک نبی کی حیثیت میں جس پر وحی الٰہی بھی آتی ہے۔ اس دعوے کی وجوہات کو بہتر انداز میں سمجھنے کے لئے ضروری کہ ہم اس ضمنی نبوت کے عقیدے کا دو پہلوؤں سے جائزہ لیں۔

ا۔ کیا ضمنی یا غیر تشریعی نبوت کا یہ آئیڈیا مرزا کی اپنی ایجاد تھا؟ اسکا سیدھا جواب ہے کہ "نہیں"۔ اب اسکے ساتھ ہی ہمارے سامنے دوسرا سوال آجاتا ہے کہ پھر آخر کس نے اس فلسفے یا عقیدے کو ایجاد کیا اور پروان چڑھایا؟ اسی سوال پر ہم ذیل میں تفصیل سے بحث کریں گے لیکن پہلے اس عقیدے کے دوسرے پہلو کو بھی دیکھ لیں۔
۲۔ اس عقیدے کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا ضمنی نبوت کا یہ عقیدہ اسلام میں ہے بھی یا اسے بعد میں ایجاد کر کے زبردستی دین کا حصہ بنا دیا گیا کہ ہمارے ہاں تو یہ عام بات ہے اور ہر فرقہ یہی کام کرتا ہے؟ آخر خاتم النبیّن سے کیا مراد ہے؟ اس اہم سوال کو ہم اس طویل مضمون کے تیسرے حصے میں زیر بحث لائیں گے، فی الحال یہ دیکھتے ہیں کہ ضمنی یا غیر تشریعی نبوت کا عقیدہ یا فلسفہ کب اور کیسے ایجاد ہوا۔

غیر تشریعی یا ضمنی نبوت کے عقیدے کا ارتقاء

ہمارے کچھ قارئین کے لئے شاید یہ بات انتہائی حیرت کا باعث ہو کہ ضمنی نبوت کا یہ جھُوٹا عقیدہ اُمت مسلمہ کو پہلی بار سُنّی صوفی علماء نے بطور تحفہ دیا۔ سو یہ عقیدہ یا فلسفہ درحقیقت تصوّف یا صوفی ازم کے نامی گرامی علماء کی ایجاد ہے جن کا ماننا یہ ہے کہ غیر تشریعی نبوت کا سلسلہ اُمت مسلمہ میں قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ اپنی اس بات کے ثبوت کے طور پر ہم ذیل میں مشہور صوفی علماء کی کچھ حکایات یا انکی کتابوں سے اقتباسات پیش کر رہے ہیں۔

محی الدین ابن العربی

انہیں شیخ اکبر کہا جاتا ہے کیونکہ یہ تصوّف کے بانی تھے یعنی شریعت کے مقابلے میں طریقت کا یہ نیا مذہب انہوں نے ہی ایجاد کیا جسکی وجہ سے اسلام دین بندگی سے دین خدائی میں تبدیل ہو گیا اور اسلام کے نام پر انسانوں کی پرستش اور انکی قبروں کی پوجا پاٹ شروع کر دی گئی۔

http://therealislam1.wordpress.com/

یہ اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں۔

"نبوّت مخلوق میں قیامت تک جاری ہے۔اگرچہ تشریعی نبوّت منقطع ہو گئی ہے،پس شریعت اجزائے نبوّت میں سے ایک جزو ہے۔" (فتوحات مکیہ جلد ۲، صفحہ ۱۰۰، باب ۷۳)

"نبوت کُلّی طور پر بند نہیں ہوئی اسلئے ہم نے کہا کہ صرف تشریعی نبوت بند ہوئی ہے۔پس لا نبی بعدی کے یہی معنی ہیں۔" (جلد ۲، صفحہ ۲۴)

اسی طرح یہ حضرت کھلے عام ختم نبوت کاانکار کرتے ہوئے اپنی اسی کتاب میں مزید لکھتے ہیں

"وہ نبوت جو نبی ﷺ کے آنے سے منقطع ہوئی ہے وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔پس اب کوئی شرع نہ ہو گی جو نبی ﷺ کے اس قول کے مطابق ہے کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے۔پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی یعنی مراد آپؐ کے قول سے یہ ہے کہ اب ایسا نبی کوئی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہوگا،بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔"

عبدالوہاب بن احمد الشعرانی

"یاد رکھو کہ مطلق نبوت نہیں اُٹھی، صرف تشریعی نبوت منقطع ہوئی ہے۔" (الیواقیت والجواھر، جلد ثانی، صفحہ ۲)

"زمین کبھی مجسّم زندہ رسول سے خالی نہ رہے گی خواہ ایسے رسول شمار میں ہزار ہوں۔کیونکہ نبی صلعم عالم انسانی کے قُطب اور ان رسولوں سے مقصود خود آپؐ کی ہی واحد شخصیت ہے۔" (الیواقیت والجواھر، جلد ثانی، صفحہ ۲۰)

"اگر تو کہے کہ امام غزالی نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ انبیاء اور اولیاء کے قلوب پر نزول وحی میں فرشتے کے نازل ہونے کافرق ہے۔کیونکہ ولی کو الہام تو ہوتا ہے مگر اس پر کبھی فرشتہ نہیں اُترتا۔اور نبی کو وحی فرشتہ کے نزول کے ساتھ ہوتی ہے۔" (الیواقیت والجواھر، جلد ثانی، صفحہ ۹۵)

مجدد الف ثانی (شیخ احمد فاروقی سرہندی)

"خاتم الرسول، محمد ﷺ کی بعثت کے بعد آپؐ کے متبعین آپؐ کی پیروی اور وراثت کے طور پر "کمالات نبوت" کا حاصل کرنا آپؐ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں، لہٰذا اے مخاطب تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔" (مکتوبات مجدد الف ثانی، دفتر اول مکتوب ۳۰۱)

شاہ ولی اللہ دہلوی

"اللہ نے مجھ پر وحی نازل کی اور فرمایا میں تجھے وہ طریقہ دونگا جو ان تمام طریقوں میں سے، جو اس وقت رائج ہیں، سب سے زیادہ خدا تعالیٰ تک پہنچانے میں قریب ہوگا۔اور سب سے زیادہ مضبوط ہوگا" (تفہیمات الٰہیہ جلد ۱، ص ۴۵)

http://therealislam1.wordpress.com/

احمد رضا خان بریلوی

یہ اپنی نعتیہ نظموں کے مجموعہ کتاب حدائق بخشش میں اپنے غوث الاعظم یعنی عبدالقادر جیلانی کے لئے لکھتے ہیں

"عبدالقادر جیلانی کے بعد پھر سے آغاز رسالت ہوگا اور وہ نیا رسول بھی شیخ جیلانی کا تابع ہوگا"۔ (حدائق بخشش کامل صفحہ ۱۸۵مطبوعہ نوری بک ڈپو، امین پور بازار فیصل آباد)

قاسم نانوتوی (بانی دارالعلوم دیوبند)

یہ اپنی کتاب تحذیر الناس میں لکھتے ہیں

۱۔"سو عوام کے خیال میں رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔" (صفحہ ۵۰۴)

۲۔"غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا۔ بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔" (ص ۱۸)

۳۔"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا" (صفحہ ۳۴)

مولوی جلال الدین رومی (المعروف مولانا روم)

نے نجوم است و نہ رمل است و نخواب   وحی حق واللہ اعلم بالصواب

از پئے روپوش عام درجہاں   وحی دل گویند آں را صوفیاں

ترجمہ: وحی الہٰی نہ نجوم ہے، نہ رمل ہے، نہ خواب بلکہ وحی تو حق ہے، لیکن عام لوگوں سے پوشیدہ رکھنے کے لئے صوفی اسے وحی دل کہ دیتے ہیں (حالانکہ حقیقتاً وہ وحی ہوتی ہے)

اور آیئے اب ان مشہور زمانہ صوفی شخصیات کے دعوؤں کا موازنہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں سے کرتے ہیں تاکہ انکی مماثلت کا اندازہ کیا جاسکے۔

"وہ صاحب خاتم ہے، بجز اسکی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اسکی اُمت کے لئے قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اسکے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جسکی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جسکے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔"

"سو خدا نے ان معنوں سے آپؐ کو خاتم الانبیاؐ ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا اُمتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپؐ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے، ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ نبوت آنحضرت پر ختم ہو گئی ہے مگر "ظلّی نبوت" جسکے معنی ہیں کہ محض فیض محمدیؐ سے وحی پانا، وہ قیامت تک باقی رہے گی۔" (حقیقۃ الوحی، صفحات ۲۷-۲۸)

"ہمارا ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے۔ اور بعد اسکے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلاواسطہ متابعت آنحضرتؐ وحی پاسکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے۔ اور متابعت نبیؐ سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہ ہوگی مگر شریعت والی یا نبوت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے" (ریویو مباحثہ بٹالوی چکڑالوی صفحہ ۳)

"میں اسکے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں، اور اسکی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اسکی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اسکے چراغ سے نور لیتی ہے۔ وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدیؐ نبوت ہے۔ یعنی اسکا ظلّ ہے اور اسی کے ذریعے سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیض یاب ہے" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴)

اگر آپکے ہوش و حواس یہ صوفیانہ "گُل افشانیاں" سننے کے بعد اب بھی باقی ہیں تو خود ہی دیکھ لیجئے کہ در حقیقت اس غیر تشریعی نبوت، ضمنی نبوت یا ظلّی نبوت کے جھوٹے اور باطل عقیدے کو ایجاد کرنے والے ہمارے نامور سُنّی و صوفی علماء تھے جنھیں ہمارے ہاں ولی اللہ، مجدّد، غوث اور نجانے کیا کیا کہا جاتا ہے۔ اصل میں انہوں نے ہی عقیدۂ ختم نبوت کو داغدار کیا جس کا فائدہ بعد میں آنے والوں نے اٹھایا۔ سو اس میں مرزا غلام احمد کا کوئی کمال نہیں تھا کہ اس نے تو محض صوفیاء کے افسانوں پر اپنی دکان چمکائی۔ اور ہمارے ہاں منافقت کا حال یہ ہے کہ مرزا اور اسکے پیروکاروں پر دن رات کفر اور قتل کے فتوے دیئے جاتے ہیں لیکن اس باطل عقیدے کے بانیوں جنھوں نے یہی دعوے مرزا سے صدیوں پہلے کئے انکی تعریفوں کے پل باندھے جاتے ہیں، انکی قبروں کی پرستش دن رات کی جاتی ہے اور انہیں بڑے بڑے القابات سے نوازا جاتا ہے۔ اسی انداز کے کئی دعوے صوفیاء سے ثابت ہیں جنھوں نے وحی کا نام بدل کر الہام اور کشف رکھ دیا اور لوگوں کو الفاظ کے ہیر پھیر میں الجھا کر دین اسلام کو سرے سے ہی بدل دیا اور اس میں ہندومت اور بدھ مت کے عقیدے شامل کرکے تصوّف نامی ایک نیا دین ایجاد کر دیا۔ یہ سب اسلئے کیا گیا تاکہ لوگ انہیں ولی اللہ مانیں جنکا اللہ سے براہ راست رابطہ ہوتا ہے اور اس طرح سے انہوں نے نسل در نسل عوام الناس کی اکثریت پر حکومت کی اور اپنے ان گنت سلسلے نکالے اور گدّیاں چلائیں۔ مرزا نے چونکہ صاف الفاظ میں نبوت کا دعویٰ کیا تو اس پر فتووں کی بوچھاڑ کر دی گئی اور تمام فرقے اسکے خلاف یکجا ہو گئے۔

اس مضمون کے تیسرے اور آخری حصے میں ہم خاتم النبیّن کے عقیدے پر تفصیلی نظر ڈالیں گے۔

http://therealislam1.wordpress.com/

حصہ سوم ۔ خاتم النبیّن اور نبوت کی مُہر

قادیانیت پر اپنے مضمون کے اس تیسرے اور آخری حصے میں ہم پچھلے دو حصوں میں اٹھائے گئے نکات کی روشنی میں رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی آخرالزمان ہونے کے عقیدے پر مختصراً روشنی ڈالتے ہوئے اپنے مضمون کا اختتام کریں گے۔ اس حوالے سے پچھلے دو حصوں میں جو چند باتیں ہمارے سامنے آئیں انکا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔ پہلی بات تو یہ کہ مہدی یا امام مہدی نامی کوئی شخص اسلام میں موجود نہیں۔ یہ صرف ایک خیالی تصوّر یا دیومالائی داستان ہے جسے زبردستی اسلام کا حصہ بنا دیا گیا۔ اسی طرح آج اُمت مسلمہ کو اسلام کی تجدید کے لئے جس مسیحا کی آمد کا انتظار ہے وہ درحقیقت عیسیٰ علیہ سلام ہیں اور کوئی نہیں۔ عیسیٰ علیہ سلام ہی وہ مجدّد ہیں جو قیامت سے پہلے ایک نبی و پیغمبر کی حیثیت سے نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی کے طور پر دنیا میں واپس تشریف لائیں گے اور مسلمانوں کی توحید خالص پر قائم جماعت کے لیڈر یا امام بن کر باطل کا مقابلہ کریں گے اور انہی کی قیادت میں دنیا میں اس دین حق کا بول بالا ہوگا اور مسلمانوں کو دوبارہ سے عروج نصیب ہوگا۔

۲۔ دوسری بات ہم نے یہ جانی کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی غیر تشریعی نبوت کا تصوّر درحقیقت صوفیاء کی خلاف شریعت تعلیمات سے لیا اور اسے بنیاد بنا کر پہلے مہدی اور پھر نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا وہ دعویٰ جو اس سے پہلے کئی صوفیوں نے کیا۔ یہ صوفیاء ہی تھے جنھوں نے خاتم النبیّن کی قرانی آیات کی تشریح اس انداز میں کی کہ اس سے خود فائدہ اٹھا کر امت کو بے وقوف بنائیں اور مرزا نے بھی انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی حیثیت کے مطابق اس سب سے فائدہ اٹھایا۔

ان اہم نکات کے تناظر میں یہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ ہر وہ شخص جو مسلمان ہونے کا دعویدار ہے اسکا عقیدہ اس مسئلے پر حقیقی معنوں میں قران و حدیث سے مطابقت رکھتا ہو۔ لہٰذا اب ہم ختم نبوت کے حوالے سے قران کے فیصلے پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالی سورۃ الاحزاب میں ارشاد فرماتا ہے۔

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَـٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کردینے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ الاحزاب ۴۰

جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ قران میں عربی لفظ خاتم النبیّن استعمال ہوا ہے جسکے لفظی معنی مُہر کے ہیں جسے انگریزی زبان میں سیل کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ پرانے وقتوں میں خطوط پر موم کی مہر لگائی جاتی تھی جسکا انداز یہ ہوتا تھا کہ خط لکھنے والا اپنے نام کی مہر جو عموماً لوہے یا تانبے سے تیار کی ہوتی اسے گرم یا پگھلی ہوئی موم میں ڈبو کر خط کو تہ کر کے اس پر ثبت کر دیتا تاکہ جسکے نام خط ہے صرف وہی مہر کو توڑ کر خط پڑھ لے۔ اسی لئے ٹوٹی ہوئی مہر کا مطلب یہ تھا کہ خط کو پہلے پڑھا جا چکا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی خط و کتابت کے لئے ایسی ہی ایک مہر استعمال کرتے تھے جس پر "محمد الرسول اللہ" کندہ تھا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ خود قادیانیوں میں موجود دو گروہوں کے درمیان بھی قران کی اسی

http://therealislam1.wordpress.com/

آیت کے حوالے سے لفظ خاتم النبیّن، نبوت کی مہر اور اسکے درست مطلب پر جھگڑا ہے۔ اسی لئے ایک گروہ مرزا کو امام مہدی کہتا ہے جبکہ دوسرا نبی مانتا ہے۔

خیر ہم نے یہ جانا کہ قران انتہائی واضح الفاظ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کی مہر قرار دیتا ہے یعنی اللہ کے آخری نبی و پیغمبر جنکے بعد نبوت کا سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منقطع ہو گیا۔ لیکن اسکے باوجود ہمارے ہاں صوفیاء نے ان آیات کی غلط تشریح کی اور الفاظ کے ہیر پھیر سے مطلب ہی بدل دیا جسکا ذکر ہم نے قادیانیت کے مضمون کے دوسرے حصے میں کیا۔ سو جب قرانی حکم آگیا تو پھر ایک مسلمان کے لئے کسی صوفی کی بات یا اسکی بتلائی ہوئی تشریح کی کوئی حیثیت نہیں۔ قران کے علاوہ متواتر احادیث میں بھی قران کے اس فیصلے کی درست تشریح موجود ہے جو قران کی بات کی تجدید و حمایت کرتی ہے اسکے خلاف نہیں جاتی۔ آیئے اس حوالے سے دو احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں تاکہ بات صاف ہو جائے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی زینت پیدا کی لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیّن ہوں۔ صحیح بخاری، کتاب المناقب، حدیث ۳۵۳۵

محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں، احمد ہوں، ماحی ہوں یعنی اللہ میرے ذریعے کفر کو مٹادے گا اور حاشر (سب کا حشر میرے قدم پر ہوگا) ہوں اور عاقب ہوں (جس کے بعد کوئی اور نہیں)۔ موطا امام مالک حدیث، نبی ﷺ کے ناموں کا بیان۔ صحیح بخاری، کتاب المناقب اور صحیح مسلم، کتاب الفضائل

اسی حوالے سے قران بھی سورۃ المائدہ میں دین کی تکمیل کا ذکر کرتا ہے اور ہمیں بتا دیا جاتا ہے کہ دین اسلام محمد ﷺ کے ذریعے مکمل کر دیا گیا یعنی اب مزید کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا
آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ المائدہ ۳

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن نبوت کی تکمیل کے ساتھ ہی اسلام کی تکمیل کر دی گئی اور دین رہتی دنیا تک کے لئے مکمل ہو گیا اور تمام بعد میں پیدا ہونے والے انسانوں کے لئے انہی احکامات پر چلنا لازم ٹھہرا۔ لہٰذا اب قیامت کے دن تک قران اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی ہر انسان کے لئے حجت ہیں کہ اب ان میں کسی قسم کی کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ ہی انکی مزید تشریح کے لئے کسی نئے نبی یا پیغمبر کی ضرورت ہو گی۔ ایک بار پھر یہاں واضح کر دیں کہ عیسیٰ علیہ سلام کی دنیا میں واپسی اپنی پرانی شریعت یا کسی نئی شریعت پر نہ ہو گی اور اسی طرح وہ بطور نبی بھی دنیا میں واپس نہیں آئیں گے بلکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی کے طور پر ہی واپس آئیں گے تاکہ دنیا میں اپنی عمر کا باقی حصہ مکمل کر کے دنیا کے اصولوں کے مطابق وفات پائیں کہ قیامت سے پہلے ہر ذی روح نے اس دنیا میں مرنا اور فنا ہونا ہے۔

http://therealislam1.wordpress.com/

سو اسطرح سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ قادیانیت کی عمارت دراصل صوفیت کی فراہم کردہ بنیاد پر کھڑی ہے۔ان صوفیاء نے نبوت کے عقیدے میں ردّوبدل کی اور اپنے مریدین کو یہ بات ذہن نشین کروادی کہ نبوت درحقیقت ایک زنجیر کی طرح ہے جس میں وحی ایک کڑی ہے تو قانون سازی دوسری کڑی۔ اسلام میں نبوت کے سلسلے کو یقیناً ایک زنجیر سے تشبیہ دی جاسکتی ہے لیکن نبوت کی خصوصیات کو یوں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا لہٰذا ہمیں ماننا ہوگا کہ نبوت کی زنجیر میں ہر کڑی بذات خود مجسّم اور مکمل ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس زنجیر کی آخری کڑی تھے۔ اب اس آخری کڑی میں کوئی نئی کڑی شامل ہو سکتی ہے اور نہ ہی اسکی خصوصیات کے حصے بخرے کرنا ممکن ہے جسطرح کہ پہلے صوفیوں نے اور پھر مرزا نے کردیے۔ لہٰذا اب اگر کفر کے فتوے لگانا مقصود ہے تو پھر یہ پہلے ان صوفیاء اور ہمارے ہاں موجود دیگر فرقوں کے اکابرین پر لگنے چاہئیں جنھوں نے نا صرف غیر تشریعی نبوت کا یہ عقیدہ ایجاد کیا بلکہ اسلام میں کئی اور مشرکانہ عقیدوں اور رسوم کی بنیاد ڈالی جنکا خمیازہ امت آج تک پیری فقیری اور قبر ومزار پرستی کی صورت میں بھگت رہی ہے۔

لہٰذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی نبوّت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ اب کسی پر وحی آئے گی اور نہ کوئی انسان معجزات کا دعوی کر سکے گا، یہی اللہ تعالیٰ کا قانون اور اسکی سنت ہے۔ چاہے کوئی کتنا ہی بڑا مومن، متقی اور پرہیزگار کیوں نہ بن جائے اسکے اور اللہ کے درمیان ایسا کوئی بلاواسطہ یا بالواسطہ رابطہ ممکن نہیں جسکے تحت اللہ اس پر اپنے احکام نازل کرنا شروع کردے چاہے وہ وحی کی صورت میں ہو یا پھر الہام یا کشف جو صوفیاء نے اپنے پاس سے ایجاد کر لئے۔ ایسے تمام دعوؤں کی حیثیت سفید جھوٹ سے زیادہ اور کچھ نہیں ہوگی۔

محترم قارئین، اب جبکہ آپ نے اس حوالے سے ہمارے تفصیلی مضمون کے تینوں حصے پڑھ لیے تو اب آپ خود بتائیے کہ قادیانت یا احمدیت کے اس مکروفریب کے پیچھے اصلی چہرے کون ہیں؟ کون ہیں دین اسلام کے وہ اصلی دشمن جنھوں نے نا صرف خود ڈھکے چھپے انداز میں نبوت کے دعوے کئے بلکہ بعد میں آنے والوں کو بھی یہی سب کرنے کے لئے جواز بلکہ ایک باقاعدہ پلیٹ فارم مہیا کیا؟ کس نے دین اسلام پر حقیقی معنوں میں قدغن لگائی اور اسے کاروبار بنانے کے لالچ میں اسکی جڑیں کاٹنے کی کوشش کی؟

اُمت میں یہ تمام گمراہ کن عقائد اور فرقہ واریت پھیلانے کے حقیقی ذمہ دار یہی فرقے اور انکے بڑے۔بڑے ناموں والے علماء اور صوفیاء ہیں جنھیں سُپر مین بن کر عوام الناس پر راج کرنے کا شوق تھا اور اسی لالچ میں انہوں نے دین میں نئی نئی اختراعیں نکالیں اور پھر انکی بنیاد پر خدائی کے دعوے کئے۔ ان میں سے کسی نے اناالحق کا نعرہ لگایا تو کوئی کہتا تھا کہ وہ ماں کے بطن سے قران حفظ کرکے پیدا ہوا، کوئی ہواؤں میں اڑنے کے دعوے کرتا تو کوئی سورج کو زمین پر کھینچ لانے کی باتیں کرتا تھا، یہ سب ایک وقت میں دنیا میں کسی بھی جگہ حاضر ہونے کی صلاحیت رکھتے تھے، کعبتہ اللہ انکی زیارت کرنے کے لئے مکہ مکرمہ چھوڑ کر انکی خدمت میں حاضر ہو جاتا اور دن رات ہاتف غیبی کی آوازیں سننا انکا محبوب مشغلہ تھا۔ تصوّف کی کتابیں ایسے بے شمار خدائی دعوؤں سے بھری پڑی ہیں لہٰذا یہی لوگ اسلام کے وہ حقیقی مجرم ہیں جنھوں نے غیر تشریعی نبوت کا یہ باطل عقیدہ ایجاد کیا۔

خیر اس سب کے باوجود ہمیں ایک اور اہم بات کا خیال رکھنا ہوگا اور وہ یہ کہ اللہ تعالی نے قران میں واضح طور پر ارشاد فرمادیا ہے کہ دین میں کوئی زور زبردستی نہیں لہٰذا اب ہم کسی بھی فرد یا تنظیم کے حوالے سے متشدّد روّیہ اختیار نہیں کر سکتے اور نہ ہی انکے خلاف قتل کے فتوے جاری کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس حوالے سے حتیٰ الامکان اشاعت دین یعنی توحید کی دعوت کو اپنا شعار بنانا ہوگا تاکہ ایسے تمام لوگوں کو دین خالص کا پیغام دیا جائے اور انہیں سمجھایا جائے تاکہ وہ اپنے عقائد درست کرکے اپنی روش بدلیں اور اسلام کی اصل تعلیمات کی طرف آئیں۔

ویسے بھی قادیانی توقران کی ایک آیت یا ختم نبوّت سے متعلق آیات کی غلط تشریح کرکے خلاف اسلام عقیدہ رکھتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں دیگر تمام فرقے سنی، شیعہ ،بریلوی، دیوبندی، سلفی، اہلحدیث یہ تمام توقران کی کئ آیات کاانکار یاان کا مطلب تبدیل کرلیتے ہیں لیکن انہیں کوئی اسلام سے خارج نہیں کرتا۔ سو کسی اور کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ آپ خود اسلام پر ہوں اور درست انداز میں قران وحدیث کی احکام پر عمل کرتے ہوں، فرقوں اور انکے جھوٹے عقائد یعنی طاغوت کارد کرتے ہوں۔ اگر یہ سب کیا ہی نہیں تو پھر کس بنیاد پر کسی دوسرے پر کفر کا فتوی لگادیا؟

اسی حوالے سے اگر دیکھا جائے توہمارے ہاں قادیانیوں اور احمدیوں پر کئے جانے والے جانی حملے یاان پر تشدد کے واقعات کسی طور سے جائز نہیں۔ اسلام میں اس انداز سے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوئی اجازت نہیں اور اسی طرح اسلامی سزائیں نافذ کرنے کے لئے بھی پہلے ایک حقیقی معنوں میں اسلامی سلطنت کا قیام ضروری ہے۔ اور ان تمام باتوں کا پاکستان سے تو ویسے ہی دور کا واسطہ بھی نہیں کہ یہاں پر اکثریت حقیقی معنوں میں مسلمان ہے اور نہ ہی لوگوں کے زندگی گزارنے کے انداز سے لے کر حکومت یا آئین سازی میں حقیقی اسلامی احکام کا کوئی تعلق ہے۔ لہٰذا ہمارے خیال میں قادیانی ہوں یا ملک میں موجود دیگر اقلیتیں یہ سب ملک میں موجود دیگر فرقوں کی بدمعاشی کا شکار ہیں جسکی وجہ سے ان پر تشدّد یا انکے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھنے کے واقعات دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں۔ سو یہ سب کچھ جو ہم دن رات اپنے ارد گرد دیکھتے ہیں یہ ہمارے معاشرے میں پہلے سے موجود فرقہ واریت، شدت پسندی، تعصّب، عدم رواداری اور منافقت کا نتیجہ ہے جسکی وجہ سے ہم اس سب کا حصہ بن جاتے ہیں اور ایک لفظ نہیں بولتے حالانکہ ہمیں اس فرقہ وارانہ عصبیت سے بالاتر ہو کر ہر ایک کو محبت سے توحید کا پیغام دینا چاہیئے اور اللہ کے دین خالص کی طرف بلانا چاہیئے اور جو بات نہ سنیں انہیں انکے حال پر چھوڑ دیا جائے کہ انکا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔ انکے غلط عقائد اور رسوم رواج کا انکار تو کیا جائے گا یعنی انکی اسلام کے نام پر کفر و شرک پر مبنی رسوم سے دور رہنا طاغوت کے انکار کا تقاضا اور ایک مسلمان کے لئے لازمی ہے لیکن ان بنیادوں پر ان کا قتل عام کرنا یا کسی بھی قسم کا متشدد رویہ اختیار کرنا کسی طور سے درست یا اسلامی نہیں۔

السلام علیکم۔

http://therealislam1.wordpress.com/